حکمت
اسلامی تناظر میں

جناب شبیر احمد منصوری، جامعہ پنجاب

قرآنِ حکیم اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حکمت کا لفظ متعدد مواقع پر بڑی اہمیت اور تاکید کے ساتھ بولا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں حکیم کی صفت بہت نمایاں ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ کی صفات علیم وحکیم کو ۳۶ مقامات پر ایک ساتھ بولا گیا ہے[1]۔ لیکن یہ دونوں الفاظ ہم معنی نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے سے الگ مفہوم رکھتے ہیں۔

انبیاء ورسل علیہم السلام کے داعیانہ کردار میں تعلیم کتاب وحکمت بہت واضح ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد کتاب اللہ کی تعلیم، تزکیہ نفوس اور حکمت کی تعلیم دینا ہے۔ پورے قرآنِ حکیم میں لفظ حکمت تقریباً بیس بار استعمال ہوا ہے صرف سورۃ البقرہ میں لفظ "حکمۃ" سات بار بولا گیا ہے[2]

قرآن اور حکمت

تعلیم وتزکیہ کے ساتھ حکمت و دانائی کی تعلیم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض منصبیہ کا اہم حصّہ ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۔ (آل عمران : ۱۶۴)

---

[1] دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۸ صفحہ ۴۶۸، دانشگاہ پنجاب لاہور ۱۹۸۲ء

[2] محمد فؤاد عبدالباقی، المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الكريم

ترجمہ: "وہ ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ (البقرہ: ۱۵۱)

ترجمہ: "وہ تم پر ہماری آیات تلاوت کرتا ہے، تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

حکمت داعی الی اللہ کا بہترین ہتھیار اور دعوت دین کا ایک عمدہ وسیلہ ہے۔ ہر داعی کو اس خوبی کا حامل اور حکمت کے نور بصیرت سے منور ہونا چاہیے۔

ارشاد الٰہی ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

(النحل: ۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ دعوت دیجیے۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔

(البقرہ: ۲۶۹)

ترجمہ: اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر عطا کیا گیا۔"

پھر فرمایا کہ حکمت کوئی ایسی چیز نہیں جو ہر ایک کا نصیب بن جائے بلکہ یہ اللہ کا عطیہ ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ۔ (البقرہ: ۲۶۹)

ترجمہ: وہ جس کو چاہتا حکمت و دانائی عطا فرماتا ہے۔

عطیہ حکمت.. مقام شکر:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ۔

(لقمان: ۱۱)

ترجمہ : تحقیق ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر بجا لائے ۔

حکمت اور ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حکیمانہ کلام کے سلسلے میں آپ کو جو اختصاص و امتیاز حاصل تھا اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ عرب کے مشہور کاہن ضمان الازدی نے جب آپ کا اثر انگیز خطبہ سنا تو اعتراف کیا کہ ایسا کلام نہ کاہنوں کے پاس ہے نہ جادوگروں اور شاعروں کے پاس اس پر اس نے اسلام قبول کر لیا ۔ مشہور شاعر اور رئیس دوس طفیل بن عمرو الدوسی کو کلام نبوی سن کر اعتراف کرنا پڑا " ما سمعت قولا قط احسن منه " یعنی میں نے اس جیسا عمدہ کلام آج تک نہیں سنا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرمی و محبت و شفقت، حکیمانہ اور اثر انگیز کلام و انداز سے اپنی بات مخاطب کے قلب و ذہن میں اتار دیتے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت و دانائی کی فضیلت میں بہت کچھ بیان فرمایا ہے ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا جذ بھا[1]

ترجمہ : کلمہ حکمت مومن کی متاع گم گشتہ ہے وہ اس کو جہاں پائے حاصل کرے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ قناعت پسندی اور توکل کی تعلیم دی ہے لیکن دو قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن پر رشک کرنا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ اللہ انہیں بھی ان نعمتوں سے سرفراز فرمائے ۔

عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا حسد الا فی اثنین رجل آتاہ اللہ مالاً فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق و رجل آتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا

---

[1] علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال الجزء العاشر ص ۱۴۸

ویعلّمھا [1]

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"رشک" صرف دو قسم کے لوگوں پر جائز ہے۔ ایک وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور ایک وہ شخص کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی وہ اس کے ذریعے فیصلہ کرتا ہے اور اس کو سکھاتا ہے۔"

عن ابن عباسؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبد خیراً یفقھہ فی الدین [2]

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کا فہم وبصیرت عطا فرماتا ہے۔

عن ابن عباسؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الفائدہ للعبد ونعم الھدیۃ الکلمۃ من کلام الحکمۃ یسمعھا الرجل فیلتوی علیھا حتی یھدیھا الی اخیہ المسلم [3]

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بندہ بھی کتنے فائدے میں ہے کلام حکمت میں سے کلمہ حکمت بھی کیا خوب ہدیہ ہے آدمی اس کو سنتا ہے اس کو چھپائے رکھتا ہے حتیٰ کہ اس کو اپنے بھائی کو ہدیہ کر دیتا ہے۔

عن انس قال صلی اللہ علیہ وسلم ان افضل الھدیۃ او افضل العطیۃ الکلمۃ من کلام الحکمۃ یسمعھا العبد ثم یتعلمھا ثم یعلّمھا اخاہ خیر لہ من عبادۃ

---

[1] بخاری محمد بن اسماعیل البخاری، کتاب العلم۔

[2] سنن ابن ماجہ کتاب العلم

[3] علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین کنز العمال الجزء العاشر، ص ۱۷۱۔

سنة علی نیتها[1]

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ بہترین ہدیہ یا عطیہ کلام حکمت میں سے وہ کلام ہے، جسے آدمی سنتا ہے، اسے خود سیکھتا ہے پھر اس کو اپنے بھائی کو سکھاتا ہے تو یہ اس شخص کی نیت کے مطابق اس کے لیے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عن ابن عمر قال صلی اللہ علیه وسلم ما اهدی مسلم لاخیه هدیة افضل کلمة یزیده اللہ تعالیٰ بها هدی او یرده بها عن ردی[2]

ترجمہ: مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو حکمت کی بات سے بڑھ کر اچھا ہدیہ نہیں دے سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کی ہدایت میں اضافہ فرماتا ہے یا اس سے ہلاکت کو ہٹا دیتا ہے۔

عن ابی امامة وواثلة قال علیه الصلوٰة والسلام: اذا کان یوم القیٰمة جمع اللہ العلماء فقال: انی لم استودع حکمتی قلوبکم وانا ارید ان اعذبکم.. ادخلوا الجنة[3]

ترجمہ: ابی امامہ اور واثلہ دونوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ میں نے تمہارے قلوب میں حکمت اس لیے ڈال دی تھی کہ تمہیں عذاب دوں؟ ... جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

عن ابن هریره قال علیه الصلوٰة والسلام
کلمة حکمة یسمعها الرجل خیرله من عبادة سنة

---

[1] علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین، کنز العمال الجزء العاشر، ص ۱۴۸۔
[2] کنز العمال الجزء العاشر، ص ۱۷۳
[3] کنز العمال۔ الجزء العاشر، ص ۱۷۲

والجلوس ساعة مذاکرة العلم خیر من عتق رقبة ۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
حکمت کی بات جس کو آدمی سنتا ہے اس کے لیے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے،
اور علم کا مذاکرہ کرنے کے لیے ایک گھڑی بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

حکمت کے معنی و مفہوم کی وسعت

والحکمة اصابة الحق بالعلم والعقل، فالحکمة من اللہ تعالیٰ معرفة الاشیاء وایجادھا علی غایة الاحکام ۔ ومن الانسان معرفة الموجودات وفعل الخیرات[1]

ترجمہ: حکمت کے معنی علم و عقل کے ذریعے حق بات دریافت کر لینے کے ہیں
حکمت کے معنی اشیاء کی معرفت اور ماہیت کا علم ہے۔ انسانی حکمت سے
مراد موجودات کی معرفت اور اچھے کاموں کا سرانجام دینا ہے۔

الحکمة ۔ العلم النافع الذی یکون له اثر فی نفس، فیوجه الارادة الی العمل بما نھدی مما یوصل الی السعادة فی الدنیا والاخرة[2]

ترجمہ: حکمت ایسا علم نافع ہے کہ جس کا نفس پر اثر ہوتا ہے یہ علم ارادے
کو ایسے عمل کی طرف پھیر دیتا ہے جو دنیا و آخرت کی سعادت کا باعث بنتا
ہے۔

"یعلمھم الکتاب والحکمة (القران) ۔ القرآن والسنه والفھم[3]

---

[1] امام راغب الاصفہانی مفردات، ص ۱۲۷ ۔
[2] احمد مصطفےٰ المراغی تفسیر المراغی الجزء الثالث، ص ۴۲ ۔
[3] ابن کثیر عماد الدین تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۲۰۷ ۔

ترجمہ : وہ ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اس سے قرآن و سنت اور دین کا فہم مراد ہے۔ حکمت سے مراد صحیح بصیرت اور صحیح قوت فیصلہ ہے[1]

الحکمۃ : العقل والفلسفۃ : حکمت سے مراد عقل و فلسفہ ہے[2]

الحکمۃ : ھی العلم وقیل الفھم للامور ومن اولاھا علم القرآن وقیل الاصابۃ فی القول ۔

حکمت علم ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد معاملہ فہمی ہے اس سے بہتر علم القرآن ہے اور کہا گیا ہے کہ درست بات کو حکمت کہتے ہیں ۔

بالحکمۃ : یقول بوحی اللہ الذی یوحیہ الیک و کتابہ الذی ینزل علیک ۔

حکمت سے اللہ کی طرف بلانے سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو وہ تمہاری طرف کرتا ہے اور اس کی نازل کردہ کتاب ہے ۔

الحکمہ : المقالۃ الحکمۃ الصحیحۃ وھی الدلیل الموضح للحق المزیل للشبہ ۔

ترجمہ : حکمت پختہ اور صحیح بات کو کہتے ہیں اور حکمت ایسی دلیل ہے جو حق کو واضح اور شبہ کو دور کرتی ہے ۔

یوتی الحکمۃ : یوفق للعلم والعمل بہ ، والحکیم عند اللہ ھو العالم والعامل اولوالالباب یرید الحکماء العلام العمال ۔

ترجمہ : حکمت عطا فرماتا ہے یعنی علم و عمل کی توفیق دیتا ہے ، اللہ کے نزدیک حکیم سے مراد علم والا اور عمل کرنے والا ہے ۔

---

[1] سید ابوالاعلیٰ مودودی ، تفہیم القرآن جلد اول ، ص ۲۰۷

[2] احمد مصطفےٰ المراغی تفسیر المراغی الجزء الحادی والعشرون ، ص ۷۸

اولوالالباب سے مراد حکماء صاحب علم وعمل ہیں۔ یعلمهم الکتاب والحکمۃ سے مراد القرآن والسنۃ ہے۔

الحکمہ المقالۃ الحکمۃ وھو الدلیل الموضح للحق المزیل للشبہ۔

ترجمہ: حکمت محکم وپختہ بات کو کہتے ہیں حکمت ایسی دلیل کا نام ہے کہ جو حق کی وضاحت کرنے والی اور شبہ کو زائل کرنے والی ہو حکمت بہترین اشیاء کو جاننے کا نام ہے بہترین علوم کے ذریعے حکم اور حکمۃ علم سے ہے، حکیم عالم اور صاحب حکمت کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام کے لیے فرماتا ہے۔

واتیناہ الحکم صبیا (القرآن) یعنی ہم نے بچپن ہی میں اس کو علم وفقہ عطا کر دیے۔

حدیث میں آیا ہے "شعر میں بڑی حکمت ہوتی ہے، یعنی شعر ایسا نفع بخش ہے جو جہالت اور پاگل پن سے روکتا ہے۔ اس سے مراد مواعظ اور امثال بھی ہیں کہ لوگ ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

والحکم العلم والفقہ والقضاء بالعدل۔ حکم سے مراد علم فقہ اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔

الحکمۃ: الکلام الموافق للحق۔ حکمت سے مراد ایسا کلام ہے جو حق سے موافقت رکھتا ہو۔

حکمت نفس کی ایسی حالت کا نام ہے جس کے ذریعے سے وہ (انسان) تمام اختیاری امور میں خطا وصواب کے درمیان تمیز کرتا ہے، حکمت قوت عقلیہ کی فضیلت ہے[1]

حکمت، لغوی معنی محکم ہونا، مضبوط ہونا، منع کرنا، شئی کو جگہ پر رکھنا، حد امتیاز قائم کرنا فیصلہ کرنا، الحکیم بھی اسی مادے سے ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ " وھو الذکر الحکیم"

---

[1] لوئیس معلوف الیسوعی، المنجد

یعنی القرآن الحاکم لکم وعلیکم (لسان) اسی مادے سے حکمۃ کے معنی ہیں "من یحسن وقائق الصناعات ویتیمنھا" جو صناعات کی باریکیوں تک بکمال خوش اسلوبی پہنچ سکے اور ان میں اتفاق پیدا کرے۔ حکمۃ بمعنی حکم بھی ہے جس کے معنی ہیں العلم والفقہ [1]

"حکمت وکلام نافع ہے جو جہالت اور سفاہت سے روکتا ہے اور اس سے بچاتا ہے۔ یہ لفظ بمعنی مواعظ وامثال بھی آیا ہے۔ اس لیے آگے چل کر اس سے مراد علم اعلیٰ اور علم حقائق ہوا [2]

حکمت کے معنی علم و عقل کے ذریعے حق بات دریافت کر لینے کے ہیں حکمت الٰہی کے معنی اشیاء کی معرفت اور ماہیت کا علم ہے۔ انسانی حکمت سے مراد موجودات کی معرفت اور اچھے کاموں کا سرانجام دینا ہے۔ حکمت اس آگاہی کو بھی کہتے ہیں جو ہم سابقہ کے تجربات سے بطور تجربہ یا استقرار حاصل ہو۔

"ولقد جاء ھم من الانباء ما فیہ مزدجر حکمۃ بالغۃ [3]

(القمر: ۴:۵)

ابن القفطی نے تاریخ الحکماء میں مشہور لوگوں کے حالات زندگی لکھے ہیں۔ وہ فلاسفہ کے لیے حکماء کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ ابن سینا کے نزدیک جو دانا اور عالم ہوتے ہیں ان کی رائے کا مصدر اور ماخذ وہ نہیں جو عام لوگوں کا ہوتا ہے عمل بھی حکمت میں شامل ہے شریعت کے علوم اور حرام وحلال کا علم۔ نیز وہ اسرار جو عام علم کی گرفت میں نہیں آتے یعنی ذات الٰہی کے اسرار، اسی صورت میں اس سے مراد" الحکمۃ المسکوت عنھا" یعنی ایسا علم ہوگا جسکے متعلق خاموشی اختیار کرنا ہوگی۔

---

[1] دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۸، ص ۶۸-۶۷۴۔

[2] دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۸، ص ۶۸۴۔

[3] دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۸، ص ۶۸۴۔

اہل سلوک کے نزدیک آفات نفس وشیطان کے جاننے کا نام حکمت ہے۔ امور الٰہیہ وامور نفسانیہ کا علم جس کے ذریعے معقولات کا ظہور ہوتا ہے، جو نیک و بد میں امتیاز سکھاتے ہیں۔ ھد ایۃ الحکم کی رو سے اعیان موجودات کے احوال کا علم جو ہماری قدرت واختیار میں ہیں حکمت عملی کہلاتا ہے اور دوسرا علم حکمت نظری۔ ابن سینا کے نزدیک "علۃ اور عمل کی حدوں کے اندر رہ کر روح کے ادراک کا کمال کا نام حکمت ہے"[۱]

ابن سینا کے نزدیک حکمت "مشاہدے کا فن ہے جس کے ذریعے انسان اپنے اندر (علم کے ذریعے) ہر وجود رکھنے والی چیز کا اور اس چیز کا جس پر اسے ضرور عمل کرنا چاہیے ایک معقول عالم بن جائے۔

"الحکم اعم من الحکمۃ فکل حکمۃ حکم، ولیس کل حکم حکمۃ"

ترجمہ: حکم حکمت سے عام ہے پس ہر حکمت تو حکم ہے جبکہ ہر حکم حکمت نہیں۔

(من آیات اللہ والحکمۃ) ھی علم القرآن ناسخہ و منسوخہ محکمہ ومتشابھہ۔ وقال السدی ھی النبوۃ وقیل فھم حقائق القرآن

ترجمہ: اس سے مراد قرآن کے ناسخ ومنسوخ اور محکم ومتشابہ کا علم ہے اور سدی کہتے ہیں کہ اس سے مراد نبوت ہے اور کہا جاتا ہے کہ حقائق قرآن کا فہم مراد ہے۔

حکمت کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیا جائے تو معنی تمام اشیاء کی پوری معرفت اور مستحکم ایجاد کے ہوتے ہیں اور جب غیر اللہ کی طرف اس کی نسبت کی جاتی ہے تو موجودات کی صحیح معرفت اور اس کے مطابق عمل مراد ہوتا ہے۔

لہ دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۸، ص ۴۶۹۔

وسعت معانی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم تبلیغی خصوصیت حکمت ہے، حکمت کے یوں تو بہت سے معانی بیان ہوئے ہیں مگر ابوحیان الاندلسی (صاحب بحرالمحیط) کی تعبیر عام طور سے قبول کی جاتی ہے کہ حکمت وہ کلام یا سلوک ہے کہ جس میں اکراہ کا پہلو موجود نہ ہو اور طبع انسانی اسے فوراً قبول کرے اور وہ عقل وقلب ہردو کو متاثر کرے حکمت اس درست کلام اور موثر طرز ابلاغ کا نام ہے جو انسان کے دل میں اتر جائے اور مخاطب کو مسحور کردے۔

لفظ حکمت قرآن مجید میں کثرت سے آیا ہے۔ علماء ومفسرین نے اس کے مختلف معانی بیان کئے ہیں لیکن دراصل یہ سب تعبیرات کا فرق ہے۔

مفتی محمد شفیع حکمت کے معنیٰ یوں لکھتے ہیں "کسی عمل یا قول کو اس کے تمام اوصاف کے ساتھ مکمل کرنا" مزید لکھتے ہیں اسی لیے بحر محیط میں" اتاہ اللہ الملك والحکمة" جو حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق ہے اس کی تفسیر میں فرمایا۔

"والحکمة وضع الامور فی محلها علی الصواب و کمال ذالك انما یحصل بالنبوه"

حکمت کے معنی ہے شئے کو اس کے محل میں رکھنے کے ہیں اور اس لیے یہاں حکمت کی تفسیر نبوت سے کی گئی ہے۔

حکمت اہمیت وضرورت۔ مفسرین وعلماء کی نظر میں

"حکمت وعقل کے اعتدال سے احسن تدبیر ذکاوت ذہن، باریک بینی، صحیح الخیالی، دقیق اعمال اور پوشیدہ آفات نفس میں تیز فہمی جیسے اخلاق پیدا ہوتے ہیں"[1]

---

[1] سیوہاروی حفظ الرحمٰن، اخلاق وفلسفہ اخلاق، ص ۱۵۴۔

"دعوت میں سب سے پہلے "حکمت" سے مخاطب کے حالات کا جائزہ لیکر اس کے مناسب کلام تجویز کرنا ہے اور ہو سکے تو طرز کلام و بیان ایسا مشفقانہ اور نرم رکھنا ہے کہ مخاطب کو اس کا یقین ہو جائے کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں میری ہی مصلحت اور خیر خواہی کے لیے کہہ رہے ہیں مجھے شرمندہ کرنا یا میری حیثیت کو مجروح کرنا ان کا مقصد نہیں [1]"

عقل خیالات و اوھام کا کباڑ خانہ ہے۔ حکمت ان میں تمیز پیدا کرتی ہے ہر چیز کا بروقت استعمال سکھاتی ہے اللہ تعالی بھی اپنے بندوں سے وعدے فرماتا ہے اور شیطان اللہ کے بندوں کو جھوٹی امیدیں دلاتا ہے۔۔ انسان کو شدت سے اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ نفس انسانی میں واقع ہونے والے شیطانی وسوسوں اور الہام الٰہی میں فرق کر سکے ۔۔۔۔ حکمت اسی صلاحیت کا نام ہے۔

"علامہ رشید رضا کے نزدیک حکمت علم صحیح کا نام ہے جو انسانی ارادے کو عمل کی طرف پھیرتی ہے ۔ حکمت کے ذریعے ہم وسوسہ اور الہام، حقائق اور اوھام کے درمیان فرق کرتے ہیں۔"

روی عن ابن عباس ان الحکمۃ الفقہ فی القرآن ای معرفۃ ما فیہ من الھدی والاحکام وعللھا وحکمھا۔

حضرت ابن عباس حکمت کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حکمت قرآن فہمی، معرفت ہدایت احکام و علل اور حکمتوں کے جاننے کا نام ہے [2]

حکمت قول و فعل کی جامع ہے

تعلیم حکمت، تعلیم کتاب سے ایک زائد شے ہے جو لوگ حکمت سے حدیث مراد لیتے ہیں ان کی بات میں بڑا وزن ہے ۔۔۔۔ حکمت سے مراد حکمت کی بات بتا

---

[1] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد پنجم، ص ۴۱۰ ۔

[2] سید محمد رشید رضا، تفسیر المنار جلد ۲ ۔ تفسیر سورۃ البقرہ آیت ۲۶۹ ۔

دینے کے ہیں۔ اس طرح اس کے معنی لوگوں کے اندر حکمت کی صفت وصلاحیت پیدا کرنے کے بھی ہیں۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں علم کے لیے اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں حکمت سے مراد نبوت اور عمل صحیح ہے۔ حکمت سے مراد علوم ہیں جسکی کوئی حد نہیں۔ انسانی کمال وامور میں ہے کہ وہ حق پہچانے اور اس پر عمل کرے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا۔ رب ھب لی حکما، حکمت نظریہ ہے اور والحقنی بالصالحین حکمت عملیہ ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا (اننی انا اللہ لآ الٰہ الآ انا) یہ حکمت نظریہ ہے اور فرمایا (فاعبدنی) یہ حکمت عملی ہے۔

قرآن فہمی اور حکمت

قرآن حکیم کی تلاوت تو ہر نیک و بد کرتا ہے، لیکن فہم قرآن صرف ان لوگوں کا حصہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی ہے۔

ابن کثیر مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں" ابو العالیہ" کے نزدیک حکمت سے مراد کتاب اور فہم ہے۔ ابراہیم نخعی کے نزدیک حکمت سے مراد فہم ہے۔ ابو مالک کے نزدیک حکمت سے مراد سنت ہے اور فقہ سے مراد اللہ کے دین کا فہم ہے۔۔۔۔۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حکمت اصابت رائے کو کہتے ہیں۔ یہ صرف نبوت کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس سے مراد علم، فقہ اور قرآن ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ حکمت سے مراد قرآن کے ناسخ ومنسوخ محکم ومتشابہ، مقدم و مؤخر، حلال وحرام اور امثال کا فہم ہے۔ حکمت قرآن سے مراد قرآنی تفسیر ہے۔

"صاحب تدبر قرآن مولانا فراہی کی آراء کا احاطہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"

"رہی حکمت تو وہ تعبیر ہے اس قوت اور صلاحیت سے جس سے انسان معاملات کا فیصلہ حق کے مطابق کرتا ہے"

حضرت داؤد علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد ہوا ہے۔

"واٰتیناہ الحکمۃ وفصل الخطاب (القرآن)

ہم نے اس کو حکمت عطا کی اور فیصلہ معاملات کی صلاحیت"

یہاں الخطاب کے لفظ سے اس اثر کو بیان کیا ہے جو حکمت کا ثمرہ ہے ..... جس طرح فیصلۂ معاملات کی صلاحیت حکمت کے ثمرات میں سے ہے اسی طرح .. اخلاق کی پاکیزگی اور تہذیب .. بھی اس کے ثمرات میں سے ہے۔ اسی وجہ سے اہل عرب حکمت کا لفظ انسان کی اس قوت وصلاحیت کے لیے استعمال کرتے ہیں جو عقل و رائے کی پختگی اور شرافت و اخلاق کی جامع ہوتی ہے۔ چنانچہ دانشمند اور مہذب آدمی کو حکیم کہا جاتا ہے۔ اور جو بات عقل اور دل دونوں کے نزدیک بالکل واضح ہو اس کو حکمت کہتے ہیں [1]

حکمت ایک قیمتی متاع

حکمت کے ساتھ دعوت دینے کا مفہوم یہ ہے کہ داعی کو اپنی دعوت کے تقدس اور عظمت کا پورا احساس رہے اور وہ اس دولت کو یوں ہی نہ بکھیر دے۔ بلکہ موقع و محل کا بھی پورا پورا لحاظ رکھے اور مخاطب کا بھی ہر طبقے ہر گروہ اور ہر فرد سے اس کی فکری رسائی، صلاحیت، ذہنی کیفیت اور سماجی حیثیت کے مطابق بات کہے [2]

مفسر قرآن سید قطب شہید حکمت کے ساتھ دعوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "مخاطب کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر مخاطب ذہنی طور پر آمادہ و تیار نہ ہو تو وہ وعظ و نصیحت اس پر گراں گزرے گی۔ ایک ہی طریقہ کار کو اپنانے کے بجائے تنوع اختیار کیا جائے۔ تشدد اور بلا وجہ کے جوش سے احتراز کیا جائے" [3]

---

[1] امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن جلد اول تفسیر البقرہ، ص ۱۶۹

[2] محمد یوسف اصلاحی، قرآنی تعلیمات جلد دوم، ص ۳۰۵

[3] سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن جلد اول، ص ۲۰۷

حکمت خیر کثیر

صاحب تفہیم القرآن سیّد مودودی حکمت کی تعریف واہمیت یوں واضح فرماتے ہیں
"حکمت سے مراد صحیح بصیرت اور صحیح قوت فیصلہ ہے یہاں اس ارشاد سے مقصود یہ بتانا ہے کہ جس شخص کے پاس حکمت کی دولت ہوگی وہ ہرگز شیطان کی بتائی ہوئی راہ پر نہ جائے گا بلکہ اس راہ کشادہ کو اختیار کرے گا جو اللہ نے دکھائی ہے۔ شیطان کے تنگ نظر مریدوں کی نگاہ میں یہ بڑی ہوشیاری اور عقل مندی ہے کہ آدمی اپنی دولت کو سنبھال کر رکھے اور ہر وقت مزید کمائی کی فکر میں لگا رہے۔ لیکن جن لوگوں نے اللہ سے بصیرت کا نور پایا ہے۔ ان کی نظر میں یہ عین بے وقوفی ہے . . حکمت و دانائی ان کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی جو کچھ کمائے۔ اسے اپنی متوسط ضروریات پوری کرنے کے بعد دل کھول کر بھلائی کے کاموں میں خرچ کرے"[1]

اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السّلام کے لیے حکمت وبصیرت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ایسا عطیہ ہے جس کا جواب اللہ رب العزت کے شکر و سپاس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

عصر حاضر کے ایک مصری مفسر اپنی تفسیر میں لقمان حکیم کے چند حکیمانہ اقوال نقل کرتے ہیں۔

"حضرت لقمان علیہ السّلام اپنے بیٹے سے کہتے ہیں۔

"اے بیٹے، یہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے اور اس میں بے شمار انسان غرق ہو چکے ہیں۔ دنیا کے اس سمندر میں تم تقویٰ کو اپنا سفینہ بنالو اس کا چپو ایمان ہے اور رسیاں توکل علی اللہ، امید ہے کہ تو نجات پا جائے گا"

"اے بیٹے، ایسا شیریں نہ بن جا کہ تمہیں نگل لیا جائے اور نہ ہی ایسا کڑوا کہ تمہیں دھتکار

---

[1] سیّد مودودی، تفہیم قرآن جلد اوّل، ص ۲۰۷

دیا جائے ۔

سورۃ لقمان میں اپنے بیٹے کو غرور کے ساتھ چلنے، لوگوں سے منہ پھیرنے، گدھے کی طرح آواز نکالنے سے منع کرتے ہیں، نماز کا حکم دیتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین فرماتے ہیں ۔

حکمت، دعوت وارشاد کا اہم اصول ہے ۔ اس کو ملحوظ رکھ کر ہی اللہ کے پیغام کو موثر طور عام کیا جا سکتا ہے ۔ تلاش حکمت کا بہترین نسخہ قرآن حکیم سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، انبیاء ورسل، آئمہ وصلحاء کی سیرتوں کا مطالعہ ہے قلب و ذہن میں نور حکمت و فراست اس وقت جگہ پاتا ہے، جب انسان علم وعمل کی بہترین صلاحیت اور خلوص کے ساتھ دعوت وارشاد کے کام میں لگ جائے ۔

بلا ضرورت مجادلے اور مناظرے حق کے متلاشیوں کو حقیقت تک رسائی کے بجائے حق سے دور کر کے رکھ دیتے ہیں قول وفعل کا تضاد اسلام کے داعیوں کا بدترین مرض ہے ، ایک ایسی آفت ہے کہ جس میں امت مسلمہ مجموعی طور پر گرفتار ہو چکی ہے ۔ فکری گمراہی اور بے علمی نے خود مسلمانوں کو رسول اللہ آخرت اور دین اسلام سے بیگانہ بنا کر رکھ دیا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ حکمت دین کے تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم اپنے آپ کو، اہل خانہ کو اور پورے عالم کے انسانوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے سرگرم عمل ہو جائیں ۔

مراجع

۱ ۔ القرآن الحکیم ۔

۲ ۔ ابن کثیر عماد الدین حافظ، تفسیر ابن کثیر الجزء الاول، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور سنہ ۱۹۸۲ء

۳ ۔ امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، جلد اول، دار الاشاعت الاسلامیہ، لاہور

۴ ۔ محمد یوسف اصلاحی، قرآنی تعلیمات حصہ دوم، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور سنہ ۱۹۸۱ء

۵ ۔ ابن منظور جمال الدین محمد بن مکرم افریقی "لسان العرب"، دار صادر بیروت سنہ ۱۹۵۵ء

۶ ۔ ابن ماجہ محمد بن یزید ابی عبد اللہ الحافظ القزوینی، سنن ابن ماجہ کتاب العلم مطبع مصطفےٰ البابی الحلبی مصر، سنہ ۱۳۴۵ھ

۷ ۔ بیضاوی ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر قاضی، تفسیر البیضاوی مطبعۃ العامرہ مصر ۔

۸ ۔ بخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح بخاری کتاب العلم، البابی حلبی مصر سنہ ۱۳۷۲ھ ۔

۹ ۔ راغب اصفہانی، حسین بن محمد ابی القاسم المفردات فی غریب القرآن، مطبعۃ المیمنیہ مصر سنہ ۱۳۲۴ھ ۔

۱۰ ۔ رازی فخر الدین، التفسیر الکبیر، مطبعۃ البہیتہ مصر ۔

۱۱ ۔ زمخشری محمود بن عمر، کشاف الجزء اوّل دار الکتب العربی بیروت لبنان ۔

۱۲ ۔ سیّد قطب شہید فی ظلال القرآن الجزء الثالث عشر علیسی البابی الحلبی، مصر ۔

۱۳ ۔ سیوہاروی حفظ الرحمٰن، اخلاق و فلسفہ اخلاق، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور، سنہ ۱۹۰۶ء

۱۴ ۔ طبری محمد بن جریر ابی جعفر، تفسیر طبری الجزء الثانی عشر، مطبعۃ مصطفےٰ البابی الحلبی، مصر سنہ ۱۹۶۸ء

۱۵ - علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال الجزء العاشر بیروت، ۱۹۷۹ء -

۱۶ - لوئیس معلوف الیسوعی، المنجد فی اللغتہ والادب والعلوم المطبعتہ الکاثولیکیہ بیروت، ۱۹۲۷ء -

۱۷ - محمد فواد عبد الباقی معجم المفہرس الالفاظ القرآن سہیل اکیڈمی لاہور، ۱۹۷۵ء

۱۸ - مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارۃ المعارف کراچی، ۱۹۸۸ء

۱۹ - محمد حسن ضیف اللہ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر الجزء الثانی مطبع المصطفےٰ البابی مصر -

۲۰ - سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، جلد اوّل مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، ۱۹۶۳ء

۲۱ - مراغی احمد مصطفےٰ، تفسیر المراغی جز ۳، جز ۲۱ مطبعہ مصطفےٰ البابی مصر، ۱۹۴۶ء

۲۲ - محمد رشید رضا سید، تفسیر المنار، الجزء الثانی مطبعہ المنار مصر، ۱۳۵۰ھ

۲۳ - محمد سلیمان عبد اللہ الاشعر، فتح القدیر، مختصر من تفسیر الامام شوکانی، وزارت اوقاف کویت -

۲۴ - ...... دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، ۱۹۸۲ء -